الجامعة البنورية العالمية

پی او بکس نمبر: ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

⦿ Email: darulifta@gmail.com ⦿ Web:www.jamiabinoria.net ⦿ Ph: +92-21-2560300\2560400 ⦿ Fax: +92-21-2564586

Name :> Mubashir

Address :> Karachi

Sebject :> WIRASAT

Question :>

Serial No :>4229

Fatwa No :> 38212

Date :>4/17/2008

Email :>

1- kia koi shakhs apne wariseen ko apni marzi se kisi ko kam kisi ko ziada hissa de sakta hai...? 2- kia koi shakhs apna maal Wariseen k bajae kisi dini ya duniawi idare ko de sakta hai...? 3- koi shakhs Apne maal k kis qadar hisse ki wasiyyat karsakta hai...?
3-Koi Shakhs apne maal k kis qadar hisse ki wasiyyat kar sakta hai...?

السلام علیکم

(۱) کیا کوئی شخص اپنے وارثین کو اپنی مرضی سے کسی کو کم کسی کو زیادہ حصہ دے سکتا ہے؟

(۲) کیا کوئی شخص اپنا مال وارثین کے بجائے کسی دینی یا دنیاوی ادارے کو دے سکتا ہے؟

(۳) کوئی شخص اپنے مال کے کس قدر حصے کی وصیت کر سکتا ہے؟

المستفتی مبشر کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

اگرچہ اپنی صحت والی زندگی میں بلا کسی جبر و اکراہ کے اپنی جائیداد بیوی اور اولاد وغیرہ کے درمیان تقسیم کرنا بلاشبہ جائز ہے اور اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایک محتاط اندازے کے مطابق اپنی بقیہ زندگی کیلئے جو کچھ رکھنا مقصود ہو وہ کچھ رکھ کر بقیہ جائیداد کو اپنے ورثاء میں سے جس کو جو کچھ دینا چاہے اسے وہ کچھ دیکر اس پر باضابطہ مالکانہ قبضہ بھی دیدے اور پھر اس دینے میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر وارث کو دوسرے کے حصے کے برابر دے بلا وجہ کسی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے، البتہ کسی وارث کی دینداری، خدمتگزاری یا محتاجگی کی بناء پر دوسروں کے مقابلہ میں کچھ زیادہ دینا چاہیں تو اسکی بھی گنجائش ہے مگر بلا وجہ کسی کو بالکل محروم نہ کرے کہ یہ گناہ کی بات ہے جبکہ اپنی جائیداد کسی دینی یا رفاہی ادارے وغیرہ کے سپرد کرنا یا اس پر وقف کرنا یا کسی کے حق میں وصیت کر دینا بھی اگرچہ بلاشبہ جائز اور درست ہے مگر اسمیں بھی بہتر یہ ہے کہ اس مقصد کیلئے بھی محض ایک

(جاری ہے)

تہائی کی ادائیگی یا وصیت کرے اور بقیہ جائیداد ورثاء کیلئے
چھوڑ دے ۔ فی الدر: وفی الخانیة لا بأس بتفضیل
بعض الاولاد فی المحبة لانها عمل القلب وکذا
فی العطایا ان لم یقصد به الاضرار وان قصده
فسوی بینهم یعطی البنت کالابن عند الثانی وعلیه
الفتوی ولو وهب فی صحته کل المال للولد جاز
وأثم ۔ ص ۶۹۶ / ۵

وفی الهندیة: ویستحب ان یوصی
الانسان بدون الثلث سواء کانت الورثة
اغنیاء او فقراء ۔ ص ۹۰ / ۶ ۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد زعیم عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۱ / ربیع الثانی / ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
بندہ سیف [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

دار الافتاء
نمبر ۳۸۲۱۲
جامعة بنورية العالمية سائٹ کراچی

نائب رئیس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

[illegible]
٦/٥/٠٨